فون نمبر ۹۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

یوم ۔ چہار شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

نمبر ۲۷۵	۶ فتح ۱۳۴۶ ہش ۔ ۳ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۔ ۶ دسمبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔

قرآن مجید سے صوری اور معنوی ہر دو ۲ قسم کے اعراضوں سے بچنا چاہیئے

"انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے۔ اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگا وے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے۔ پھر آگے چل کر اور کسی قسم کا چنتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی؟ خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورہ یٰسٓ پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک صوری اور ایک معنوی۔

صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کی برکات و انوار اور رحمتِ الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا۔ پس دونوں اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۵ و ۲۶۶)

★ ★ ★

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۵ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— مکرم انصار الدین صاحب ابن مکرم پیر انوار الدین صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر راولپنڈی چند دن سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ضروری اعلان

ماہ رمضان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات مقررہ دنوں یعنی ہفتہ، اتوار اور بدھ، جمعرات کو صرف ایک گھنٹہ کے لئے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک ہوا کرے گی۔ جو احباب ملاقات کے خواہشمند ہوں۔ مقررہ دنوں میں پونے گیارہ بجے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر اپنے نام نوٹ کروا دیا کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

مسجد مبارک میں درس القرآن

رمضان المبارک میں مسجد مبارک میں ایک بجے نماز ظہر ہوا کرے گی۔ اور ۱½ بجے قرآن کریم کا درس شروع ہوگا۔ اور پونے چار بجے تک ۲½ گھنٹے ہوا کرے گا۔ نماز عصر چار بجے ہوا کرے گی۔ احباب مطلع رہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ نومبر ۶۷ء کی رپورٹ بھجوائیں

ماہ نومبر ختم ہو چکا ہے۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ ماہ نومبر کی رپورٹ مقررہ فارم پر ۱۰ دسمبر تک ضرور مرکز کو روانہ کر دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(نوٹ) الفضل مورخہ ۳ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے اعلان میں دن غلطی سے جمعہ، ہفتہ، اتوار شائع ہوئے تھے جو صحیح نہیں۔ احباب تصحیح فرمائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۷ء

نشانات

(۷)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو پسر موعود کی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دیگر عظیم الشان پیشگوئیاں بھی ہیں جو بذات خود بڑی عظیم الشان ہیں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ پیشگوئیاں جن کی مرکزی پیشگوئی پسر موعود کے متعلق ہے۔ دراصل سلسلہ احمدیہ کی حقانیت اس کی ترقی اور اس کے دوام کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک مجموعہ ہے جس کی نظیر نہیں۔

جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا ہے۔ پسر موعود کی پیشگوئی ان عظیم الشان پیشگوئیوں کا مرکزی نشان ہے۔ یہ پیشگوئیاں دو شاخیں رکھتی ہیں۔ ایک شاخ میں اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت کے فروغ کی خبر دی ہے۔ جس میں ضمنی طور پر آپ کے بعض جدیوں کے منکر حصہ کی تباہی اور ہمیشہ کے لئے اس کی جڑ کاٹے جانے کی وضاحت ہے۔ دوسری شاخ میں جماعت کے فروغ کی خبر دی گئی ہے۔ اور مجموعی طور پر آخر میں سلسلہ کے فروغ و دوام کی اطلاع ہے اور مخالفین کی ناکامی کی پیشگوئی ہے

یہ تمام پیشگوئیاں ہماری آنکھوں کے سامنے اس شان سے پوری ہوئی ہیں۔ اور پوری ہو رہی ہیں کہ ایک متقی کے لئے اس میں تقویت ایمان کے ہزاروں پہلو موجود ہیں۔ اس میں ان لوگوں کے لئے غور و فکر کا سامان ہے جو کہہ دیا کرتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک منصوبہ بندی کی تھی۔

چلو تھوڑی دیر کے لئے بطور مفروضہ ہم مان لیتے ہیں کہ آپ نے کوئی ایسی منصوبہ بندی کی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی ہم کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ یا تو اللہ تعالےٰ بھی اس منصوبہ بندی میں آپ کے ساتھ تھا۔ اور یا یہ ماننا پڑیگا کہ آپ کو علم غیب حاصل تھا۔ اور یا یہ کہ آپ کو کائنات پر اتنا اقتدار حاصل تھا۔ کہ آپ قدرت کی طاقتوں کو جس طرح چاہتے تھے استعمال کر سکتے تھے۔

کیا یہ عجوبہ نہیں کہ آج سے $\frac{8}{9}$ سال پہلے ایک منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ اور وہ منصوبہ لفظ بہ لفظ اسی طرح پورا ہوتا چلا جاتا ہے جس طرح آپ اس منصوبہ کو بذریعہ اشتہار تمام دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔ "پسر موعود" کے متعلق حصہ پہلے پیش کر چکے ہیں۔ اب ملاحظہ ہو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا باقی حصہ جس میں وہ عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرونگا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں کم عمری میں فوت بھی ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے۔ تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔

خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا۔ اور فراموش نہیں کرے گا۔ اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

قطعات

اے ندیم آ صاحبِ لولاک کی باتیں کریں
ہے شبِ معراج آج افلاک کی باتیں کریں
عرش پہ ہے ذکر محبوبِ خدائے پاک کا
ہم بھی محبوبِ خدائے پاک کی باتیں کریں

ہونٹوں پہ دین کا انبار لئے پھرتے ہیں
چہرے پہ حلیۂ خونخوار لئے پھرتے ہیں
کوئی تنویر سا بانکا بھی نہ دیکھا ہوگا
ایٹمی دور میں تلوار لئے پھرتے ہیں

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ماہِ رمضان کی برکات اور اہم مسائل

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۱۔ مدارجِ تقویٰ کے حصول کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

اے مومنو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ روزوں کا مقصد یہ ہے کہ مومن تقویٰ کے بلند مدارج کو حاصل کریں ان کے دل و دماغ اور اعضاء و جوارح اللہ تعالیٰ کی خشیئت۔ فرمانبرداری اور رضاء الٰہی کا جامہ پہنیں۔ حقیقتاً روزہ کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنی رحمت، فضل اور انعام کا دروازہ کھول دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ کو ڈھال قرار دیا ہے جو شیطانی حملے کے مقابلہ کے لئے مومنوں میں قوت پیدا کرتا اور بدیوں اور عاداتِ سیئہ سے مصئون و محفوظ رکھنے کے لئے ایک مضبوط ہتھیار کا حکم رکھتا ہے۔ رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے اس مہینہ کی آمد سے مومنوں کے دلوں میں روحانی سرور کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور ان کی روحیں اپنے اندر ایک گرمی محسوس کرتی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق شیاطین کو زنجیروں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ جنّت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔

۲۔ تقرب الی اللہ کا ذریعہ

اس بابرکت مہینہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کے قریب آجاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو میں ان کے پاس ہی ہوں۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی شخص کامل تڑپ اور اضطراب اور سوز و گداز کے ساتھ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة عشر امثالها الى سبع مائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانهٗ لى وانا اجزى به يدع شهوته وطعامه لاجلى۔" (ترمذی)

یعنی انسان کے دیگر تمام نیک اعمال کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں جن کا دس سے سات سَو تک اس کو ثواب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیکن روزہ میرے واسطے رکھا جاتا ہے اور روزے کی جزاء خود میری ذات ہے۔ وہ میرے ہی خوش کرنے کی خاطر نفسانی خواہشں اور کھانے سے باز رہتا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قربِ الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یہ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سِرّ الٰہی کا پتہ لگتا ہے کہ اگر وہ اِس ماہ میں دعائیں مانگیں تو میں قبول کروں گا۔ لیکن ان کو چاہیئے کہ میری باتوں کو قبول کریں اور مجھے مانیں۔

انسان جس قدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے خدا بھی ویسا ہی اس کی باتیں مانتا ہے۔ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان اس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے اور یہ ایسی باتیں ہیں جن سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۱)

۳۔ تنویرِ قلوب

رمضان کی ایک برکت یہ ہے کہ اس میں قلوب کو منور کرنے کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر القلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"روزوں کا روحانی رنگ میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جلا اور نور پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی عادت تو نہیں مگر اس میں عادت سے ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے۔ ۔۔۔۔۔۔ اور عادت کے یہی معنے ہیں کہ کوئی بات بار بار کی جائے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ وہ جب ایک خاص موقعہ پر فضل نازل کرتا ہے تو اس موقعہ پر بار بار فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے ماتحت چونکہ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اس لئے اگر اس رسول کی اتباع کی جائے جس پر قرآن کریم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ کی عادت سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت ان لوگوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی وجہ سے دنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے۔ کھانے پینے اور سونے میں کمی کرتے ہیں۔ بے ہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے نوازتا اور ان پر رؤیا علوم اور کشوف صحیحہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسرارِ غیبیہ سے مطلع کرتا ہے۔"

(تفسیر کبیر بقرہ صفحہ ۳۷۹)

۴۔ روزہ کی حقیقت۔ اہمیت اور ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ اس عبادت میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گذرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ بھی خبر نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہرِ الٰہی کا نازل کرنا ہے مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر

اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی رُوح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح یاب چاہو کیونکہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(فتاویٰ حصہ سوم)

۵۔ روزہ رکھنے کی شدید خواہش کا اظہار

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے دن ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۲۰۳)

(باقی)

نزولِ رحمت کے مبارک ایام

(مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر "شاہد" مربی سلسلہ احمدیہ ضلع میانوالی)

(۳)

روزہ دار کے لئے جنت کا مخصوص دروازہ

اس عبادت کی فضیلت اور اہمیت اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کو اپنی محبت، شفقت اور رضا کی گود میں لے گا اور اس کے جنت میں داخل ہونے کے لیئے ایک مخصوص دروازہ ہو گا حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اِنَّ فی الجنّۃ بابًا یقال لہٗ الرّیّان یدخل منہ الصائمون یوم القیامۃ لا یدخل معھم احدٌ غیرھم یقال اَین الصّائمون فیدخلون منہ فاذا دخل اٰخرھم اغلق فلم یدخل منہ احدٌ"

(صحیح مسلم جز ۳ کتاب الصّیام)

ترجمہ:۔ جنت کا ایک خاص دروازہ ہے جسے ریان (سیرابی کا دروازہ) کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ اس میں سے ان کے ساتھ اور کوئی داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں۔ چنانچہ وہ (روزہ دار) اس میں سے داخل ہو جائیں گے پس جونہی ان میں سے آخری داخل ہوگا تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کے حصول کی خاطر مومن کا جائز چیزوں سے بھی اپنے تئیں روکے رکھنا اللہ تعالیٰ کو اس قدر مرغوب اور پسند ہے کہ اس کے جنت میں داخل ہونے کے لئے ایک دروازہ مخصوص کیا گیا ہے۔ یہ دروازہ ان کے اکرام اور اعزاز کے لئے ہے تاکہ مومن اپنے محبوبِ حقیقی کا دیدار جلد پا سکیں۔

روزہ ڈھال ہے

روزہ شیطانی حملوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصیام جُنّۃٌ"

(صحیح مسلم مصری جز ۳ کتاب الصیام)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے ڈھال ہیں۔

جس طرح ظاہری حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے انسانی جسم کو ڈھال کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح روح کو شیطانی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے روزہ باطنی ڈھال ہے۔

روزہ سے گناہوں کی بخشش

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے:۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان وقامہٗ ایمانًا واحتسابًا غفرلہٗ ماتقدّم من ذنبہٖ ومن قام لیلۃ القدر ایمانًا وّاحتسابًا غفرلہٗ ماتقدّم من ذنبہٖ"

(ترمذی کتاب الصیام)

ترجمہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے اور عبادت کرتا ہے ایمان کی حالت میں اور خدا تعالیٰ سے اجر کی توقع رکھتے ہوئے اس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اور جو شخص لیلۃ القدر میں عبادت کے لئے ایمان کی حالت میں اور اجر کی توقع رکھتے ہوئے کھڑا رہتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص خدا تعالیٰ کی مغفرت اور اس کے فضلوں پر یقین کامل رکھتے ہوئے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہوئے روزے رکھتا ہے اور عبادات بجا لاتا ہے اور وہ خدائے رحمٰن کی رضا و خوشنودی کا متلاشی ہوتا ہے تو اس پر باری تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کا نزول ہوتا ہے اور اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی کا متلاشی ہو کر روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں کی آگ سے دُور رکھے گا حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:۔

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام یومًا فی سبیل اللہ باعد اللہ وجھہٗ عن النّار سبعین خریفًا"۔

(مسلم جز ۳ باب فضل الصیام)

یعنی میں نے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے رضاء الٰہی پر گامزن ہوتے ہوئے ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کو آگ سے ستر سال (ستر سال کی مسافت یعنی بہت دور) دُور رکھے گا۔

سحری کھانے میں برکت

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے روزہ کی عبادت ایسی مقرر فرمائی ہے جس میں سحری کھانے کو ضروری قرار دیا ہے۔ روایت ہے:۔

"عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحّروا فانّ فی السّحور برکۃً"۔

(صحیح مسلم جز ۳ باب فضل السحور)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ رکھنے کے لئے سحری ضرور کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر مذاہب کے روزہ کی مانند اسلامی روزہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں ایسی تکلیف نہیں دی گئی جس کی انسان طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ایک طرف روحانی قویٰ کا خیال رکھا ہے تو دوسری طرف جسمانی قوتوں کو برقرار رکھنے کا حکم بھی دیا ہے اور پھر اس میں ثواب کا مزہ بھی رکھ دیا ہے۔

روزہ رحمتِ باری تعالیٰ کے جذب کرنے کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے اور مومن رضائے الٰہی کے حصول کی شدید تڑپ اور خواہش رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ان مشقتوں اور تکالیف کے برداشت کرنے کے نتیجہ میں مومن کے قلب صافی پر انوارِ سماویہ کا نزول ہوتا ہے۔ رمضان المبارک کی اسی روحانی عظمت کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ★

★ ماہ تنویر قلوب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ سے بُعد ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صہ ۲۵۶-۵۷)

نزولِ رحمت کے یہ مبارک دن اب شروع ہو چکے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو انوارِ سماویہ سے اپنے دلوں کو منوّر کرنے کے لئے کمربستہ ہیں اور خالقِ حقیقی کی محبت اور رضا کے متلاشی ہیں۔

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارے نئے سال کا پہلا ماہ (ماہِ نومبر) ختم ہو چکا ہے لیکن بہت ہی کم مجالس نے اپنا چندہ ماہ نومبر مرکز کو ارسال کیا ہے۔ قائدین کا یہ فرض ہے کہ جلد از جلد ماہِ نومبر کا چندہ اور گزشتہ سال کے بقایا جات وصول کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

مہتمم مال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہمارا جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ خلیفۂ وقت اور احباب جماعت سے تجدید عہد و تجدید محبت کا ایک نادر موقعہ

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال

مذاہب عالم کی تاریخ میں مذہبی اجتماعات دینی اور روحانی اقدار کو قائم اور اجاگر کرنے میں ہمیشہ ایک اہم اور نمایاں کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب میں ہمیں انفرادی عبادت کے ساتھ ساتھ اجتماعی عبادات بجا لانے کے احکامات بھی نظر آتے ہیں اور محدود تقریبات کے ساتھ ساتھ کل قوم اور ساری امت پر محیط تقریبات منانے کا طریق بھی بجا نظر آتا ہے

اسلام میں اللہ تعالیٰ نے فردی عبادات یعنی دعاؤں اور نوافل کے بعد درجہ بدرجہ جماعتی اور قومی عبادات اور تقاریب کا طریق رائج فرمایا۔ سب سے اول نماز باجماعت ہے جس میں مومنین کی جماعت شامل ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پھر اس سے بڑھ کر جمعہ کی تقریب ہے جس میں سارے شہر یا حسب گنجائش چند محلوں کے مسلمان جمع ہو کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد عیدین کے مواقع ہیں جن میں سارا شہر اکٹھا ہو کر کھلے میدان میں نماز عید پڑھتا ہے اور خدا کے حضور اس پُر مسرت موقع پر سجدات شکر بجا لاتا ہے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر اسلام نے ملت اسلامیہ کے اجتماع کا ایک اور عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے جسے حج کے مبارک فریضہ سے موسوم کیا گیا ہے جبکہ سارے عالم اسلام کے فرزندان توحید جمع ہو کر ایک عجیب والہانہ اور عاشقانہ انداز میں بیت اللہ کا حج بجا لاتے ہیں۔ ان سب جماعتی اور قومی تقریبات سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر اتحاد، تنظیم اور یکجہتی پیدا ہو اور وہ ایک ایسے روحانی اور مضبوط رشتۂ اخوت میں باہم منسلک ہو جائیں کہ باوجود رنگ و نسل اور شاہ و گدا کے اختلاف اور لسانی و علاقائی بُعد کے بحیثیت ایک مسلمان کے سب ایک دوسرے کے حقیقی بھائی بن جائیں، آپس میں سچی ہمدردی اور غمگساری اور قلبی تعلق کے احساسات پیدا ہو جائیں اور اکٹھے ہو کر خدا کے حضور جھکنے کے نتیجہ میں ہر ایک کے دل میں اپنے خالق و مالک کا جلال اور عظمت گھر کر جائے اور خلوص نیت اور سچے دل سے ہر فرد بشر خدائے عزوجل سے رشتۂ عبودیت استوار کرنے کی دھن میں سما جائے۔

مذکورہ بالا فردی اور اجتماعی عبادات کے طریق پر گامزن کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ نے امت مسلمہ کو ایک دوسرے کو وعظ و نصیحت کرتے رہنے کی بھی تلقین فرمائی ہے کیونکہ انسان کی سہو و نسیان کی خو گر طبیعت اور سستی کی طرف مائل رفتار اُسے بار بار اسکے فرائض دینیہ سے غافل کر دیتی ہے لیکن جب نیکی تحریک اور تلقین سے اسکے احساس ذمہ داری کو بیدار کیا جاتا ہے تو وہ غفلت کی چادر اتار کر ایک بار پھر اپنے رب کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت رب جلیل نے فرمایا کہ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔ کہ اے نبی تو وعظ و نصیحت کرتا چلا جا کیونکہ یہ چیز یقیناً مومنوں کو نفع بخشتی ہے یعنی فائدہ دیتی ہے۔ یعنی وہ لوگ جو دینی کاموں میں وقتی طور پر سست ہو جاتے ہیں ایمان کی چنگاری تو ان کے دلوں میں سلگتی ہے لیکن اسے بار بار نصیحت کر کے شعلہ بار بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس اسکے نتیجے میں مومنوں کے دلوں میں عزم و ہمت اور ایمان و عمل کی قندیلیں فروزاں ہو جاتی ہیں

ہمارا جلسہ سالانہ بھی اسی پاکیزہ مقصد کے لئے منعقد ہوتا ہے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس بابرکت دور میں مومنین کو احکام الٰہی پر چلانے، ان کے قلوب کو نور ایمان سے گرمانے انہیں علوم دینیہ سکھانے اور اشاعت اسلام کی عالمگیر مہم کے لئے اور گرم عمل ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص الٰہی منشاء کے ماتحت اس بابرکت اور مقدس اجتماع یعنی جلسہ سالانہ کی ۱۸۹۱ء میں بنیاد رکھی اور فرمایا

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے"۔ (آسمانی فیصلہ)

پس اول تو اس جلسہ سالانہ کی بنیاد خود خدائی تقدیر سے رکھی گئی ہے جو اس کی عظمت و اہمیت کو قلوب پر نقش کرتی ہے اور دوم اس کے مقاصد میں علوم ربانی کی ترویج و تعلیم۔ دعاؤں میں شغف پیدا کرنا حقائق و معارف قرآنی کا سیکھنا سکھانا اور ایمان و یقین کو حقیقی معرفت کے چشمہ تک پہنچانا شامل ہے جن کا حصول عین سعادت ہے اور پیدائش انسانی کا منتہا مقصود ہے پس اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت انسان کو مذکورہ بالا فیوض و برکات سے ایسے طور پر متمتع کرتی ہے کہ وہ اپنے دل کا زنگ اتار کر قلب مصفّٰی لے کر اپنے گھر کو واپس لوٹتا ہے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں مستعد اور چاک و چوبند ہو کر مشغول ہو جاتا ہے۔

علاوہ بریں یہ عظیم روحانی اور مذہبی اجتماع زیارت اور صحبت صالحین یعنی امام وقت خلیفۂ دوران اور سلسلہ کے دوسرے سماوی بزرگوں سے مل کر کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ پر عمل کرنے کا مبارک موقع بھی فراہم کرتا ہے اور نئے اور پرانے احمدی بھائیوں سے تعارف اور رشتۂ محبت و اخوت کو استوار کرنے کا بھی موجب بنتا ہے جس کی وجہ سے تمام افراد جماعت اپنے آپ کو ایک بنیانٌ مرصوصٌ کے حکم میں یقین کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائیگی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائیگی"۔ (آسمانی فیصلہ)

پس ہمارا یہ جلسہ ہمیں خدا اور اسکے قائم کردہ خلیفہ اور اسکی جماعت کے افراد سے تجدید عہد محبت اور خلوص و وفا کا ایک ایسا انمول نادر موقع بہم پہنچاتا ہے کہ جس سے محرومی کوئی بھی سچا احمدی سوائے اشد مجبوری کے برداشت نہیں کر سکتا اور ہر اخلاص مند مدح اسکے ربوہ کی فضاؤں پر نچھاور ہونا چاہتی ہے جہاں یہ مقدس اجتماع انعقاد پذیر ہوتا ہے اور ہر دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان گرانبہا دعاؤں کا مصداق اور وارث بننا چاہتا ہے کہ:۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور اُن پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے نمایاں حصہ لینے والی

خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کیلئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۱۱۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ربوہ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰۰

۵۱۲۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب " " ۔۔ ۔۔ ۳۰۰۰

۵۱۳۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اکرم صاحب عزری روانڈا اسٹرالی افریقہ ۔۔ ۳۰۰۰

۵۱۴۔ " " منجانب امہات المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
وحضرت نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا) ۔۔ ۴۰۰۰

۵۱۵۔ " منجانب مرحوم اعزاء ۔۔ ۔۔ ۲۰۰۰

۵۱۶۔ محترمہ شمیم اُپل صاحبہ مرحومہ بذریعہ چوہدری محمد حسین صاحب
اوپل گجرات ۔۔ ۔۔ ۳۰۰۰

۵۱۷۔ مکرم شیخ غلام حسین صاحب حلقہ مسجد نور راولپنڈی ۔۔ ۔۔ ۳۰۰۰

۵۱۸۔ محترمہ صالحہ انور صاحبہ بیگم چوہدری علی انور صاحب ارڈ جیکب آباد
(مرحومہ) ۔۔ ۔۔ ۵۰۰۰

۵۱۹۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب باندھی
ضلع نوابشاہ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰۰

۵۲۰۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ میجر اسلم حیات صاحب
حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ ۔۔ ۔۔ ۳۰۰۰

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۱۱ نومبر ۷ بجے شام مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب نے اپنے بیٹے رانا اسد اللہ خان صاحب انجینئرز علی انڈسٹریز حیدرآباد کی دعوت ولیمہ کا وسیع پیمانہ پر اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر ایک تربیتی جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق" کے موضوع پر ایک پُراثر تقریر فرمائی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ بالآخر آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقعہ پر غیر از جماعت معززین بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

رانا اسد اللہ خاں صاحب کا نکاح بشریٰ بیگم بنت رانا عبدالرشید صاحب آف سرشمیر ضلع لائلپور کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(عبدالغفار سیکرٹری اصلاح و ارشاد حیدرآباد)

اعلان

الفضل کے جو ایجنٹ حضرات اپنے بلوں کی رقوم بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتے ہیں وہ ازراہ کرم آئندہ اپنے ڈرافٹ آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ چنیوٹ کے ذریعہ بھجوایا کریں کسی اور بنک کے ذریعہ ڈرافٹ نہ بھجوائیں۔

(مینیجر)

حصہ آمد کے موصی احباب کیلئے

سالانہ فارم اصل آمد پُر کرنا ضروری ہے

حصہ آمد کے بعض موصی اصحاب اپنا حصہ آمد تو ادا کرتے ہیں لیکن سالانہ فارم اصل آمد کو پُر کرنے میں تاخیر اور تامل فرماتے ہیں۔ ایسے احباب کا حساب حصہ آمد بالکل نامکمل رہتا ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا کہ جو وصولیاں ان کی طرف سے گذشتہ سال یکم مئی سے اگلے سال ۳۰ اپریل تک ہوئی ہیں۔ ان کی رو سے وہ اپنی سالانہ آمد کا پورا حصہ مطابق وصیت ادا کر چکے ہیں۔ یا کچھ کمی بیشی ہے۔ اسلئے گذشتہ سال کے حساب کو مکمل کرنے اور بقایا یا فاضلہ کو معین کرنے کے لئے اس فارم کا پُر کرنا حصہ آمد کے ہر موصی کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بغیر دفتر اور موصی دونوں کے لئے یہ حساب تسلی بخش نہیں۔ اس فارم کو پُر کرنے کی اہمیت صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۳۸۴ سے واضح ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

"ضروری ہوگا کہ حصہ آمد کا ہر موصی نظارت بہشتی مقبرہ کے استفسار پر یہ تحریری بیان دے۔

میں رسالہ الوصیت کی شرط تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے پورے صدق اور راستبازی سے اطلاع دیتا ہوں کہ (بعد منہائی ان متثنیات کے جو دفتر کی چٹھی میں درج ہیں) میری اصل آمد سال گذشتہ (یکم مئی سے ۳۰ اپریل تک) میرے علم اور یادداشت کے مطابق اتنی ہی تھی جو میں لکھ رہا ہوں۔ اگر تحقیقات کرنے پر میری آمد اس سے زیادہ ثابت ہو تو صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ وہ میری وصیت کے متعلق حسب قواعد کارروائی کرے"

قاعدہ کی اس عبارت سے واضح ہے کہ سالانہ فارم اصل آمد کا پُر کرنا لازمی ہے۔ اگر حصہ آمد کا کوئی موصی یہ فارم پُر نہیں کرتا تو صدر انجمن کے ریزولیوشن ۶۳ مورخہ ۶/۱۹/۵۱ کے ماتحت مجلس کارپرداز اسکی وصیت منسوخ کرنے کی مجاز ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی)

الثمرۃ الاکمل

چھپ کر تیار ہے۔ آفسٹ۔ لیتھو اور بلاک پرنٹنگ سرورق آرٹ کارڈ چار رنگ۔ ۱۴۰ صفحات۔ قیمت سات روپے۔ خاص ایڈیشن دس روپے

مکتبہ یادگار اکمل۔ دار الصدر شرقی ربوہ

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم

جے۔ پی۔ آئی

خاص کوالٹی ٹو پن پلگ سفید پورسلین

جمیل پلاسٹک انڈسٹریز۔ سرگودہا

سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہر کس و ناکس اس کے فوائد سے واقف ہے۔ مثلاً ککرے۔ کمزوری نظر۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ اچھروں کی خارش اور دھندلا جالا وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت تین ماشہ شیشی ایک روپیہ چھ ماشے ایک روپیہ باسٹھ پیسے فی تولہ تین روپیہ **سرمہ نور چشم** ککرے۔ خارش پانی بہنا اور موتیا بند ابتدائی کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۳ ماشے ۵۰ پیسے ۶ ماشے ایک روپیہ فی تولہ ۶۲۔۱ روپیہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۲) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۴۸

میں محمد الدین ولد لہرے خان صاحب قوم مغل پیشہ بے کار عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

ایک مکان واقع دار النصر غربی ربوہ مالیتی ۴۰۰۰/- روپے

زمین پانچ کنال واقع عالم گڑھ ضلع گجرات مالیتی ۱۲۵۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/۰۰ روپے ماہوار بچوں کی طرف سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نشان انگوٹھا۔ محمد الدین گواہ شد منیر احمد پرویز ولد محمد الدین دار النصر غربی ربوہ
گواہ شد: بشیر لطیف احمد ولد محمد الدین دار النصر غربی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۰۴۹

میں بالیتاں بیگم زوجہ بشیر احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے علاوہ کوئی جائداد اور آمد نہیں۔

حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/۰۰ روپے کڑے طلائی ۲½ تولے ۳۱۲/۵۰ روپے

گلوبند طلائی ۲½ تولے ۳۱۲/۵۰ روپے۔ کنٹھے کپ بالیاں ۳½ تولے ۴۳۷/۵۰ روپے

جملہ میزان ۲۰۶۲/۵۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نشان انگوٹھا بالیتاں بیگم

گواہ شد: محمد خلیفہ عالم فاروقی ساکن کراچی حال شریف آباد واقف عارضی
گواہ شد: محمد علی بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شریف آباد۔

مسل نمبر ۱۹۰۵۰

میں زبیدہ خاتون صاحبہ زوجہ میاں غلام رسول صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد اور آمد نہیں ہے۔

چار بالیاں طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۲۰۰/۰۰ روپے میرا حق مہر ۱۲۰/۰۰ روپے تھا جو شادی کے ایک سال بعد وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نشان انگوٹھا زبیدہ خاتون زوجہ میاں غلام رسول نشتر گل ۵ محلہ نشتر آباد۔ گواہ شد منظور احمد بقلم خود سیکرٹری امین وقف جدید ملتان شہر گواہ شد محمد اعظم نیبرانی کلرک ضلع دار نظام ملتان

ماہ رمضان المبارک

ہم بڑی خوشی سے اپنے ہاں کے طبع کردہ تمام قرآن پاک پر رمضان المبارک خاص الخاص رعایت دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی۔ آج ہی ایک کارڈ بھیج کر کتب خیر و برکت مفت منگوائیے اس کتاب میں الاکمار الحسنی سے معنے اور تشریح بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کی گئی ہے اور اس بابرکت کتاب میں تاج کمپنی کی تمام مطبوعات مع ہدایت رمضان المبارک درج کر دی ہیں۔

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

بہترین مال | بارعایت دام

پنج جنرل سٹور

بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز منیر مبارک خان صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لائل پور کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہین اختر ظہیر مورخہ ۳۰/۱۰/۶۷ بروز سوموار محترم کرنل ظہیر الحق خان صاحب منیف چکوی حال ساکن سمن آباد لاہور کوٹھی نمبر ۲۰۰/سی کی صاحبزادی سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے پڑھا۔ کرنل ظہیر الحق خان صاحب محترم حاجی حنیف الحق، ضیاء الحق خان صاحبان ساکن منیف اللہ چک حال کوئٹہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے

(ڈاکٹر بشیر احمد خان۔ منیف اللہ چکوی۔ حال محلہ ناظم آباد۔ لائل پور)

نکاح و تقریب رخصتانہ!

عزیزم نائب صوبیدار خورشید احمد ابن پیر علی احمد صاحب کا نکاح عزیزہ جمیلہ بیگم بنت محترم پیر منظور احمد صاحب کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا ہے اس نکاح کا اعلان مورخہ ۲۶/۱۱/۶۷ کیمبل پور میں مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور ۲۷/۱۱/۶۷ کو عزیزم خورشید احمد کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ عزیزم خورشید احمد اور عزیزہ جمیلہ بیگم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان میں سے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنا دے اور حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حسنہ کا وارث بنا دے آمین!

(پیر عبد الرحمٰن ڈی ایم ای سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور)

ضروری اعلان

ایک شخص ابو المنصور ناصر نامی آج کل پاک مسلم کالج لاہور میں ملازم ہیں احباب ان سے محتاط رہیں۔ ان کے خلاف اکثر مانگنے کی شکایت ہے۔

(ناظر امور عامہ)

اعلان

بل ماہ نومبر ۱۹۶۷ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر ۱۹۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

عاجزانہ درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب جماعت کو علم ہے کہ خاکسار کی اہلیہ کا پتہ کا اپریشن گزشتہ سال اکتوبر میں ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اپریشن کامیاب فرمایا اور احباب جماعت کی دعاؤں کو اس سلسلہ میں قبول فرمایا۔ الحمدللہ ثم الحمد علیٰ ذالک۔

اپریشن کے بعد محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ بحال ہونی شروع ہوئی۔ مگر بحالیٔ صحت کی رفتار بہت ہلکی رہی۔ اور اب سردیاں شروع ہونے پر پھر ان کو کمزوری شروع ہو گئی ہے وزن جو کچھ بڑھ گیا تھا پھر گرنا شروع ہو گیا ہے جس سے فکر ہے۔ خاکسار اپنے تمام بزرگوں بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں محمودہ بیگم سلمہا کی کامل شفایابی اور بحالیٔ صحت و طاقت کے لئے خاص طور پر التزام سے دعا فرماتے رہیں کہ وہ قادر و توانا خدا جس نے پہلے تمہاری عاجزانہ تضرعات کو سنا اور قبول فرمایا۔ اب پھر ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر محمودہ بیگم سلمہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور صحت و طاقت جو بیماری نے زائل کر دی ہے بحال فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔ نیز خاکسار کی صحت بھی بہت کمزور ہو گئی ہے احباب خاکسار کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین

خاکسار اپنے سب بہن بھائیوں کے لئے التزام سے دعا کی توفیق پاتا ہے اللہ تعالیٰ سب کے دُکھ درد اور بیماریاں دُور کرے۔ دینی و دنیوی حسنات عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

والسلام خاکسار آپ سب کی دعاؤں کا محتاج
ڈاکٹر مرزا منور احمد

جلسہ سالانہ پر جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام سنہ ۱۹۶۸ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام درج ذیل ہے جماعتیں اپنی اپنی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۱۱/۱/۶۸	۸ بجے صبح	لاہور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
		کیمبلپور شہر و ضلع	۱۰ منٹ
	۲½ بجے شام	گجرات شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		پشاور۔ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن	۴۰ منٹ
		شیخوپورہ شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		جہلم شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		میانوالی شہر و ضلع	۵ منٹ
۱۲/۱/۶۸	۸ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		راولپنڈی شہر و ضلع	۳۵ منٹ
	۲½ بجے شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۱۰۰ منٹ
		بیعت	۱۵ منٹ
		گوجرانوالہ شہر و ضلع	۶۰ منٹ
۱۳/۱/۶۸	۸ بجے صبح	حیدرآباد و خیرپور ڈویژن	۴۵ منٹ
		کراچی	۳۰ منٹ
		مظفرگڑھ شہر و ضلع	۲۰ منٹ
	۲½ بجے شام	کوئٹہ، بلوچستان	۲۰ منٹ
		بہاولپور ڈویژن	۳۰ منٹ
		(درسہ اخلاق)	—
		بیعت	۱۵ منٹ
		جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
		ساہیوال شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		آزاد کشمیر	۲۰ منٹ
۱۴/۱/۶۸	۹ بجے صبح	سرگودھا شہر و ضلع	۴۵ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		لائلپور شہر و ضلع	۶۰ منٹ
		مشرقی پاکستان	۱۰ منٹ
		ہندوستان	۱۵ منٹ
		ممالک بیرون	۱۰ منٹ

چندہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر داخل خزانہ کی جائیں

مقامی جماعتوں میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کی وصول شدہ جس قدر رقوم مرکز میں ارسال کرنے یا بنک میں داخل کرنے کے قابل پڑی ہیں متعلقہ عہدہ داران براہ مہربانی یہ رقوم فوری طور پر خزانہ میں ارسال فرما دیں۔ اور جن شہروں میں بنکوں میں حساب ہے وہاں بنکوں میں داخل کر دی جائیں۔ امراء کرام اور صدران صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اطمینان کر لیں کہ اُن کے ہاں جمع شدہ رقوم خزانہ میں بھجوا دی گئی ہیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

چندہ وقف جدید اور انصار اللہ

جملہ انصار بھائیوں کو معلوم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ نے چندہ وقف جدید کی وصولی کا کام انصار اللہ کے سپرد کیا ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ پوری کوشش سے اپنی جماعت کے حسابات کی پڑتال کر کے بقایا جات سو فیصدی وصول کر کے سیکرٹری مال کے ذریعہ جلد مرکز میں بھجوانے کی سعی فرمائیں۔

یاد رہے کہ مردوں اور عورتوں کے علاوہ بچوں کا چندہ بھی وصول کرنا ہے اس لئے پوری کوشش کر کے چندہ وصول فرمائیں۔ یاد رہے کہ وقف جدید کا سال دسمبر مورخہ ۳۱/۱۲/۶۷ کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک آپ کی جماعت کا پورا چندہ داخل خزانہ ہو جانا چاہیئے

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

نکاحوں کے متعلق ضروری اعلان

جو احباب کرام ربوہ میں نکاحوں کے اعلان کے خواہشمند ہوں وہ اس امر کا پورے طور پر انتظام کر کے ربوہ تشریف لایا کریں کہ ہر دو فارم ہائے نکاح اور ضروری تصدیقات از نظارت اصلاح و ارشاد مکمل ہوں۔ کیونکہ جب تک جملہ کاغذات مکمل نہ ہوں گے اور اعلانِ نکاح کے بعد ان کی فوری رجسٹریشن کا انتظام نہ ہو گا نکاح کا اعلان نہ ہو سکے گا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)